ہمت و استقامت کے ساتھ آزمائشوں سے گزریے اور اللہ سے دعا مانگتے رہیے کہ وہ آپ کو اقامتِ دین کے کام کی اہلیت و صلاحیت عطا فرمائے۔ یہی بات ہے جو حضرت خبابؓ بن ارت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ جب انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو ظلم کی حد ہو گئی ہے، تو آپؐ کا چہرۂ مبارک تمتما اٹھا اور آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو اہلِ ایمان گزر چکے ہیں ان پر اس سے زیادہ سختیاں توڑی گئی تھیں۔ یقین جانو کہ اللہ اس کام کو پورا کر کے رہے گا یہاں تک کہ ایک وقت آئے گا جب ایک شخص صنعاء سے حضر موت تک بے کھٹکے سفر کرے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ مگر تم لوگ جلد بازی کرتے ہو۔

اقامتِ دین کے کام کے لیے فارغ کارکن کیوں؟

سوال:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلبۂ اسلام سے پہلے تمام صحابہ کرامؓ سے رضاکارانہ تعاون حاصل فرمایا اور صرف اسلامی نظام کے قیام کے بعد ہی کارکنوں کو فارغ کیا گیا تو کیا جماعت اسلامی اس سنت کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہی ہے؟

جواب:۔ دراصل اس کے لیے لفظِ سنت کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ یہ تو تدبیر کا معاملہ ہے جس میں حالات اور ضروریات کے لحاظ سے کوئی مناسب طریقِ کار اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مکۂ معظمہ میں جب تک حضورؐ رہے، طریق کار یہ تھا کہ جو لوگ کچھ مال رکھتے تھے وہ ان لوگوں کی مدد کرتے تھے جو اپنا بار آپ نہ اٹھا سکتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود وہ سارا مال اللہ کی راہ میں صرف فرمایا جو نبوت سے پہلے آپ کے پاس تھا حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے خوشحال مسلمانوں نے بھی اپنی دولت اس کام میں صرف کی۔ اسلام قبول کرنے والوں میں ایسے اصحاب بھی تھے جن کے ذرائعِ معیشت ظالموں نے ختم یا تنگ کر دیے تھے، اور ایسے نوجوان بھی تھے جنہیں اُن کے گھر والوں نے نکال دیا تھا اور وہ بے سہارا رہ گئے تھے۔ ان سب لوگوں کے لیے چاہے باقاعدہ مشاہرے نہ مقرر کیے گئے ہوں، لیکن ان کی کفالت کسی نہ کسی طرح کی جاتی تھی، ورنہ ظاہر بات ہے کہ وہ خوراک اور لباس کے بغیر تو نہیں رہ سکتے تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں بھی ایک مدت تک یہ صورت رہی کہ جو لوگ کفالت کے محتاج تھے اور خود اپنی روزی نہ کما سکتے تھے ان کی کفالت دوسرے اصحاب اپنی استطاعت کے مطابق کرتے رہتے تھے۔ سورۂ بقرہ میں انفاق فی سبیل اللہ کا بہترین مصرف مسلمانوں کو یہ بتایا گیا کہ اُن غریب لوگوں کی مدد کی جائے جو "اللہ کی راہ میں ایسے گھر گئے ہیں جو اپنے ذاتی کسبِ معاش کے لیے زمین میں دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے" (اَلَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ،